Research Journal
Tahqeeqat

eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334

ریسرچ جرنل
تحقیقات

این میری شمل:اسلام اور مشرق

Annemarie Schimmel: Islam and East

Rida Anayat
Ph. D Scholar, Department of Urdu, Govt. College University, Faisalabad
Dr. Rabia Sarfraz
(Corresponding Author) Chairperson, Department of Urdu, Govt. College University, Faisalabad

رداعنایت
پی ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر رابعہ سرفراز
صدر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

Annemarie Schimmel, an eminent German academic, was a scholar who was passionate about the study of Islamic culture, Sufism, and Eastern philosophy throughout her lifetime. The Easterners never considered Islam to be any single thing, rather they had seen it as a diversity-oriented interaction. It is something material and something transcendent. It was probably the most outstanding Islamicist Annemarie Schimmel who made research in the field of the linkage of Islamic traditions with the cultures of the East, and noted that both of them were the inputs into literature, art and mysticism. As her work amply demonstrates, the development of thought on Sufism and poetry was greatly under the influence of Persians, Indians and Central Asians. Such contacts enriched the spiritual and cultural pluralism of Islam, initiating a process of creative amalgamation. The work of Schimmel positions the scope of this interaction within the corpus of orthodoxies of an elaborately factured intellectual and artistic creations that traversed nations and epochs in the increase of fellowship across boundaries.

Keywords: *Annemarie Schimel, Sufism, Orientalist, Mystics, Islamic Mysticism, Rumi, Khwaja Meer Dard, Allama Iqbal, Shah Abdul Lateef Bhatai*

کلیدی الفاظ: این میری شمل، صوفی ازم، مستشرقین، صوفیانہ، اسلامی تصوف، رومی، خواجہ میر درد، علامہ اقبال، شاہ عبداللطیف بھٹائی

این میری شمل، ایک نامور جرمن ماہر تعلیم، ایک اسکالر تھیں جو اپنی زندگی بھر اسلامی ثقافت، تصوف اور مشرقی فلسفے کے مطالعہ کے لیے پرجوش تھیں۔ مشرق والوں نے کبھی بھی اسلام کو کوئی ایک چیز نہیں سمجھا، بلکہ وہ اسے تنوع پر مبنی تعامل کے طور پر دیکھتے تھے۔ یہ کچھ مادی اور ماورائی چیز ہے۔ یہ غالباً سب سے نمایاں اسلام پسند این میری شمل تھیں جنھوں نے مشرق کی ثقافتوں کے ساتھ اسلامی روایات کے ربط کے میدان میں تحقیق کی اور کہا کہ یہ دونوں ہی ادب، فن اور تصوف میں معاون تھے۔ جیسا کہ اس کا کام واضح طور پر ظاہر کرتا ہے، تصوف اور شاعری پر فکر کی ترقی بہت زیادہ فارسیوں، ہندوستانیوں اور وسطی ایشیائیوں کے زیر اثر تھی۔ اس طرح کے رابطوں نے اسلام کی روحانی اور ثقافتی تکثیریت کو تقویت بخشی، تخلیقی امتزاج کے عمل کا آغاز کیا۔ شمل کا کام اس تعامل کے دائرہ کار کو آرتھوڈوکس کے دائرہ کار کے اندر ایک وسیع پیمانے پر فکری اور فنکارانہ تخلیقات کے اندر رکھتا ہے جس نے سرحدوں کے پار رفاقت کے اضافے میں قوموں اور عہدوں کو عبور کیا۔

OPEN ACCESS
HEC
DRJI
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
اشاریہ اردو جرائد
EuroPub

این میری شمل کا درست جرمن تلفظ "آینماری شمل" ہے این میری شمل 7 اپریل 1922ء کو ارفورٹ (ERFURT) کے ایک کلینک، جو اس وقت وسطی جرمنی کی ریاست تھورینگیا (THURINGIA) کے دارالخلافہ میں پیدا ہوئیں۔

وہ ماہر ایرانیات، اقبالیات، سندھیات اور علوم مشرق کی ماہر، اسلامی تہذیب کی معروف محقق اور معروف مستشرق کی حیثیت سے جانی جاتی ہیں۔ انیس برس کی عمر میں بون یونیورسٹی سے مملوک مصر میں "خلیفہ اور قاضی کا رتبہ" کے عنوان پر پی ایچ۔ڈی کی۔ ان مستشرقین کے برعکس جو اسلام میں خامیاں اور اس کا مغربی تہذیب سے تصادم تلاش کرتے رہتے ہیں، ایسی محقق تھیں جنھوں نے اسلام کا مطالعہ اور تحقیق اس کے تخلیقی جوہر اور دانش کو ڈھونڈنے کے لیے کیا۔

این میری شمل سو سے زائد کتابوں کی مصنفہ تھیں اور ہارورڈ اور بون یونیورسٹیوں کے تدریسی شعبوں سے وابستہ تھیں۔ 1953 سے، انہوں نے انقرہ یونیورسٹی میں پانچ سال تک پڑھایا- اس دوران انہوں نے ترکی میں کتابیں لکھیں اور علامہ اقبال کی نظم "جاوید نامہ" کا ترکی میں ترجمہ کیا۔ ان کی زیادہ تر کتابیں اور مضامین تصوف کے موضوع پر ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے مسلم مفکرین اور شاعروں کی سینکڑوں کتابوں کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کا گھر نایاب اسلامی نسخوں سے بھرا ہوا تھا، جن میں سے بہت سے اس نے بون یونیورسٹی کو دیے۔ یہ ان کا متصوفانہ مزاج تھا کہ آج ان کی پہچان کے معتبر حوالوں میں ان کی کتب کا نام لیا جاتا ہے جو الٰہیات اور تصوف سے متعلق ہیں:

* History of religions
* Gabriel's wing: A study into the Religious Ideas of Sir Muhammad Iqbal
* Mystical Dimensions of Islam
* The Triumph Sun: A Study of the works of jalaloddin Rumi
* Islam in the Indian Subcontinent
* And Muhammad is his messenger: The Veneration of the Prophet in Islam Piety
* Muhammad Iqbal, poet and philosopher
* Pain and Grace
* My soul is a woman
* Introduction to Sufism, Islamic mysticism
* Translation of the Holy Quran in German language

ان کا تعلق پرشن (PRUSSIAN) گھرانے سے تھا جو کبھی یورپ کا وسطی علاقہ تھا اور اب پولینڈ، روس اور لتھوانیا میں منقسم ہو گیا ہے ان کے گھر کا ماحول مذہبی فکر اور کشادگی لیے ہوئے تھا اور اس کی بڑی وجہ اس کے والدین کی وہ وسیع المشربی تھی جس نے آئندہ کے لیے نہ صرف شمل کے افکار و نظریات کو جلا بخشی بلکہ اس کی اسلامی افکار و ادب اور مشرق سے اس کی وابستگی کو ایک مہمیز عطا کی۔

شمل کے والدین گھر پر باقاعدگی سے ادبی نشستوں کا انعقاد کرواتے تھے اور اس کے لیے دن مقرر تھے۔ گھر میں عیسائیت کے علاوہ دیگر مذاہب کو احترام اور انسانی اقدار کو یکساں اہمیت دی جاتی تھی الوہیت اور روحانیت سے مخلصانہ وابستگی دیگر مذاہب وادیان کے لیے بھی ایک نوع کی تفہیمی گنجائش کا سبب بنتی ہے۔ شمل کا اسلام کی طرف جھکاؤ ان کے اپنے مذہب سے بیزاری کے سبب نہ تھا یا ایسا نہ تھا کہ انہیں اسلام، عیسائی مذہب سے بہتر لگا تھا بلکہ ان کی پرورش ایسے ماحول میں ہوئی تھی جس میں دیگر مذاہب کے لیے احترام موجود تھا۔ این میری شمل کا یہ خاصہ ہے کہ وہ نہ صرف اپنے مذہب سے منسلک رہیں بلکہ اسلام کو بھی سمجھنے کی ہر ممکن کوشش کی اور اس مساعی میں وہ جن فکری رجحانات وخیالات کو بیان کرتی ہیں اس کی مثال ملنا آسان نہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ ان اساتذہ کی رفاقت بھی تھی جن کی وجہ سے شمل کا فکری جغرافیہ ایک مخصوص خطے اور علاقے تک محدود نہیں رہا اسلام اور مشرق سے محبت کی ایک وجہ اساتذہ کی تعلیم بھی تھی جس کا ذکر شمل نے یوں کیا ہے:

> ""As a child however, I also admired figures like Krishnamurti, and Mystical Piety of Islam began to fascinate me through Friedrich Ruckert's translations of Rumi."(1)

شمل جس کا بچپن عیسوی مذہب سے جڑا ہے اور باوجود اس کے اسلام جسے مغرب میں عموماً منفی زاویوں سے دیکھا اور پرکھا جاتا تھا اس سے ایک خاص قسم کا تعلق قائم کرنا یہ معاملہ انسانی ذہن کو حیرت زدہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ شمل کی اسلام سے بے حد محبت کے باوجود وہ اپنی آخری سانس تک اپنے موروثی عقیدے اور مسلک سے وابستہ رہیں اور اس کی بڑی وجہ ان کی وہ مذہبی نشوونما تھی جس کا ذکر انہوں نے اپنی خودنوشت Orient and Accident My life in East and West میں کیا ہے:

> "We were well versed in the Bible. We mastered the words and figure of the old testament, after all, They were a part of our cultural heritage. How could one otherwise, Understand European painting and the innumerable mentions of old testament figure and events in literature?.............we from grandma. Down to me knew the new testament by heart. We used its words in common word games. It was Lutheran translation which was dear and near to our hearts."(2)

شمل کا مشرق اور اسلام کی جانب جھکاؤ اور کم عمری میں عربی زبان سیکھنا ایسے معاملات ہیں جو یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کیسے جرمنی کے قصبے میں رہنے والی عیسائی مذہبی گھرانے کی اولاد اسلام اور مشرق کے لیے اتنی عقیدت رکھتی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اسلام کے بارے میں خود پڑھا بلکہ اسلام مذہب کے متعلق بہت سے مطالعات دنیا کے سامنے بھی پیش کیے اور تحسین وصول کی۔ ان کو اسلام

سے اس درجہ لگاؤ تھا کہ انہوں نے بے حد شوق سے اس کا مطالعہ کیا اور اس مذہب کی بابت مغرب میں پائی جانے والی بہت سی افواہوں اور غلطیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اسٹیفن وائیڈنر اس بارے میں کہتے ہیں:

"Even though she constantly emphasized that she was a protestant, She mediated Islamic Culture with the Conviction of a dedicated Muslim."(3)

شمل کا کم عمری میں اسلام کی طرف راغب ہونے کی وجہ ایک اسلامی عبارت بنی جس کی وجہ سے اس کے دل میں حضور اکرم کی محبت اور عقیدت نے جنم لیا اور دین اسلام سے ایک قسم کی وابستگی پیدا ہو گئی۔ آغاز میں وہ اس عبارت کے معنی و مفہوم سے ناواقف تھیں تاہم شعور کی مراحل طے کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ وہ عبارت حدیث مبارکہ تھی:

People sleep, and when they die, they wake up. Ten years later, at the age of eighteen, the young girl recognized that this was a Hadith, a phrase attributed to the Prophet Muhammad (PBUH) that is highly regarded by Islamic poets and mystics.."(4)

این میری شمل نے اسلام، تصوف، مولانا روم، ترک معاشرت اور زبان، اسلامی تہذیب و ثقافت اور تاریخ پر گہرے اسباق حاصل کیے۔ صوفیا کرام اور بزرگان دین سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔ منصور حلاج کے متعلق بہت مثبت نقطہ نظر رکھتی تھی وہ۔ منصور حلاج سے ان کو اس درجہ انسیت تھی کہ انہوں نے اپنی کتاب "Mystical Dimensions of Islam" میں اس کا ذکر محبت کا شیریں لفظ لیے ہوئے کیا ہے۔ حلاج کے کہے گئے جملے "انا الحق" کے بارے میں وہ کہتی ہیں:

" The phrase "I am the absolute Truth" (Ana'l, Haqq) or, as it was later translated, "I am GOD," prompted many mystics to assume that Halaj was a pantheist who understood the unity of being. However, Halaj's view upholds God's absolute transcendence outside the realm of created things, his qidam, the pre-eternity that permanently separates him from Hadith, or "what is formed in time."(5)

این میری شمل علامہ اقبال کو مسلم تاریخ دان سے کم نہیں سمجھتی تھیں اقبال سے رغبت مولانا روم ہی کی بدولت ہوئی استنبول، میونخ اور امریکہ کی یونیورسٹیز میں وہ فکر اقبال پر لیکچرز دیتی تھیں انہوں نے اقبال پر اپنی مشہور کتاب "روح جبرئیل" لکھی۔ علامہ اقبال کی کتاب "بال جبرئیل" کا ترجمہ "Gabrie'sl Wing" کے نام کیا۔ اقبال کی نظم "مسجد قرطبہ" سے اس درجہ متاثر ہوئیں کہ عرب میں ایک صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کو مسجد قرطبہ سے اپنے شاندار ماضی سے آگاہ ہو کر دوبارہ اٹھنا چاہیے۔ بیسویں صدی

میں مغرب میں جب کچھ مستشرقین نے اقبال کے افکار کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ یہ کہا گیا کہ اقبال کے خیالات میں تسلسل نہیں ہے وہ اپنی ہی کہی باتوں کی تردید کرتے ہیں اور افکار کا ایک ہجوم ہے جن میں باہمی ضبط کا فقدان پایا جاتا ہے۔ ان تمام اعتراضات کا دفاع شمل نے کمال مہارت سے کیا۔ شمل نے اقبال کے افکار اور اسلام کے لیے ان کی محبت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ان چند سطور میں اقبال کی عظمت واضح ہو جاتی ہے:

> " We can acknowledge that he was touched by Gabriel's wing, but no one will claim that he was the Prophet, as that would be incorrect from a religious history perspective and contradictory to Islamic doctrine about prophethood's finality."(6)

وہ جہاں بھی گئی ان کی شناخت اسلام اور تصوف کے بیانیے سے ہوئی اسلام سے ان کی رغبت کی ایک اہم وجہ تصوف کی عملی صورت گری ہے متصوفین میں مولانا روم سے ان کی محبت ڈھکی چھپی نہیں ہے جس طرح اقبال نے مولانا روم کو اپنا پیر و مرشد کہا ہے اسی طرح شمل بھی یہی درجہ مولانا روم کو دیتی ہیں۔

1954ء میں جب وہ انقرہ یونیورسٹی میں تدریس کے شعبہ سے منسلک ہوئیں تو ترکی میں انہیں صحیح معنوں میں تصوف سے فیض اٹھانے کا موقع ملا اور وہیں سے شمس تبریز، مولانا روم اور دیگر صوفیا کرام سے وابستگی کا آغاز ہوا۔ مولانا روم شمل کے ہاں مشرق و مغرب کے درمیان ایک ایسی مضبوط روحانی کڑی ہے جسے کسی بھی صورت وہ نظر انداز نہیں کر سکتی ہیں ان کی مولانا سے وابستگی کا دورانیہ نصف صدی پر محیط ہے اور یہ جذبہ و اشتیاق جو انہیں مولانا کی شاعری سے تھا پھیلتے ہوئے اسلام کے روحانی اسرار کی صوفیانہ اقلیم کو جا لیتا ہے شمل کے نزدیک مولانا اپنے پیش رووں اور مقلدین کی مانند قرآن مجید سے منکشف حقیقت ابدی کے خواص تھے۔ مولانا کی مثنوی کے بارے میں شمل کہتی ہیں:

> " A veritable encyclopedia of mystical thought, his Mathnawi was expertly edited by R.A. Nicholson from 1925 to 1940. It contains verses that are reminiscent of those of his two predecessors in the field of mystical didactic poetry, Fariduddin Attar (d. ca. 1220 in Nishapur) and Sana'i (d. 1131 in Ghaza)."(7)

شمل نے جہاں مرد صوفیا کرام کا تذکرہ کیا ہے وہیں عورتوں کے تصوف اور فکر کو بھی واضح کیا ہے رابعہ بصری کے مذہبی افکار اور تصوف کو بیان کیا ہے وہیں زلیخا و یوسف کے قصہ کو صوفیانہ انداز میں بیان کیا ہے حضرت آسیہ، حضرت مریم اور حوا آدم کے قصہ کو اسلام

مذہب کے نقطہ نظر سے واضح کیا ہے۔ شمل نے مسلمانوں کے ابتدائی عہد کی ادبی کارگزاریوں کا ذکر، احادیث کی ترویج و تخریج اور صوفیا کرام کی کاوشوں کا ذکر کرتی ہیں انہوں نے قرآنی آیات کی تفسیر اور صحیح بخاری کی بابت اہم معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ ان کا کہنا ہے:

> “ Faidi (Fayzi), Akbar's court poet (d. 1595), wrote Sawati al Ilham, Brilliant Lights of Inspiration, one of the most peculiar Quranic interpretations ever on the subcontinent. It is entirely formed of undotted letters. Given that this form forbids the use of the majority of Arabic verbal forms, this was actually a significant accomplishment. Its contents are nearly obscured by the artificial shape, which is not surprising."(8)

شمل کے بارے میں ایک گمان یہ بھی ہے کہ وہ خود کو ایک شاعری کے طور پر شناخت کرتی ہیں۔ ان کی شعری کتب اور تراجم مرتب کرنے کے متعلق ایک اہم کتاب As through a veil: Mystical poetry in Islam بھی ہے۔ این میری شمل کو اردو ادب سے گہری وابستگی تھی انہیں پاکستان اور ہندوستان سے یکساں محبت تھی سندھ اور ہند کے صوفیاء کرام سے ان کی عقیدت اور محبت محکم بنیادوں پر قائم تھی اور یہی سبب تھا کہ جب ان سے ان کے عقیدے کے متعلق پوچھا گیا تھا تو ان کا جواب تھا کہ انہیں صوفی کہا جائے۔ ہندوستان کے صوفیاء کرام میں وہ شاہ عبدالطیف بھٹائی، خواجہ میر درد، وارث شاہ اور بلھے شاہ کی فکری اور مذہبی کاوشوں کی گرویدہ تھیں اور اس کا اندازہ ان کے ایک مقالے Pain and Grace_ A story of two mystical writers of Eighteenth century Muslim India سے کیا جا سکتا ہے یہ کتاب اٹھارویں صدی عیسویں کی دو اہم شخصیات خواجہ میر درد اور اور شاہ عبدالطیف بھٹائی کو مرکز نگاہ بناتی ہے شمل نے اٹھارہویں صدی کے اتار چڑھاؤ اور بہت سے صوفیاء کرام کا ذکر اس کتاب میں کیا ہے فارسی زبان کے پہلے صوفی سلسلہ "کشف المحجوب" کا ذکر بھی کیا ہے۔

شمل کا مسلم ثقافت کے متعدد پہلوؤں پر غور و فکر کرنے بہت سے مطالعات کو منظر عام پر لایا اور اس ضمن میں خطاطی سے انہیں خاص رغبت رہی۔ شمل نے اسلام کو مجموعی حیثیت سے سمجھا وہ مسالک میں تفریق کی قائل نہ تھیں اہل تصوف اور ان کے علاقے شمل کے لیے اسلام کو سمجھنے کی جدا جدا راہیں تھیں یعنی انہوں نے کبھی خود کو کسی ایک مسلک یا عقیدے کے پیروکاروں سے خود کو منسلک نہیں کیا یا کسی ایک خطہ کی اسلام شناسی کو حرف آخر نہیں سمجھا۔ انہوں نے اسلام کے عناصر، مسلم اقدار اور عقائد و نظریات کو سمجھنے کے بعد اسلام کو جمالیاتی رنگ میں دیکھنے اور دکھانے کی جستجو کی۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں مشرق و مغرب میں ایک مسلم سفار تکار کہا گیا۔ شمل کو حضور کی ذات سے ایک خاص انسیت تھی اور ان سے محبت کا خوبصورت رنگ شمل کی کتاب And Muhammad is his Messenger کے طور پر سامنے آیا۔ نبی کریم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے شمل لکھتی ہیں:

" Muslims have long lamented that most Westerners do not recognize the significance of the Prophet's love for Muhammad, which has been described as the biggest unifying factor in Islam. Due to centuries-old biases, people hardly ever recognize that Muhammad is as much the adored intercessor at Doomsday as he is the model for the faithful and the unfailing leader of his community. He is the "seal" of all prophets and the first thing that God made. He carried the last and complete revelation with him."(9)

شمل کا تاریخی شعور پختگی لیے ہوئے ہے مسلہ کشمیر پر ان کی مثبت رائے اس یا ان کا مؤقف اس لے ہمدردانہ نہ تھا کہ ان کو پاکستان سے دلی لگاؤ تھا یا انہیں سرکاری اعزازات سے نوازا گیا بلکہ کشمیر کے لیے ان کی انسیت ان کی تاریخ شناسی اور غیر جانبدارروے کی وجہ سے تھی ہندوستان میں موجود مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کو سمجھنا اور کشمیر کے لوگوں کے لیے ایک اصولی مؤقف قائم کرنا آسان نہ تھا وہ اس مسلئہ پر کسی بھی مصلحت کا شکار نہیں ہوئیں اور جذبہ انسانی ہمدردی کے تحت اپنی رائے کا اظہار کیا:

" The saint's sorrow at the partition of Kashmir from its true destination, Pakistan, looked to me to be tears. Due to a peculiar "deal" made with the British in the middle of the nineteenth century, this area should have been included in Pakistan at the time of partition, both geographically and religiously, as 80 percent of its people were Muslims and only the rulers' family was Hindu."(10)

شمل کی علمی اور فکری کاوشوں کو ہر جگہ سراہا گیا اور تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا مسلم برادری نے ہر تعصب اور مذہب سے بالا ہو کر انہیں ہر موقع پر یاد رکھا۔ سندھ، اسلام آباد اور پشاور یونیورسٹیز نے انہیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا، سوئیڈن میں اپسالہ، ترکی میں قونیہ، ایران میں تہران اور مصر میں الازہر یونیورسٹی نے ان کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا۔ شمل کو پاکستان حکومت کی طرف سے ستارہ امتیاز، ہلال امتیاز اور پہلا بین الاقوامی اقبال ایوارڈ دیا گیا اسلام سے بے پناہ محبت کے باوجود پروٹیسٹنٹ کی حیثیت سے وہ 26 جنوری 2003ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئی اور بون میں اپنی والدہ کی قبر کے ساتھ دفن ہوئی۔ ماکلی قبرستان میں ان کے دفن ہونے کی خواہش کو علامتی طور پر عملی جامہ پہنایا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1. Schimmel, Annemarie, Orient and Occident: My life in East and West, P:3
2. Ibid, P:17
3. Weidner, Stefan. "ON The Threshold of a new Epoch" Art and Thought Fikrun wa Fann, 42s(3rd) year 79.4(June 2004- November 2004), P:65
4. Schimmel, Annmarie, A Life of learning, P:7-8
5. Schimmel, Annmarie, Mystical Dimensions of Islam, P:95
6. Schimmel, Annmarie, Gabriel's Wing: A Study into the religious ideas of Sir Muhammad Iqbal, P:387
7. Schimmel, Annmarie, Aspects of Mevlan 1971, Ankara: Guven Matbaasi, 1971, P:5
8. Schimmel, Annmarie, Islamic literature, Wiesbaden: O. Harrassowitz, 1947, P:2-3
9. Schimmel, Annmarie, As Thought a Veil: Mystical Poetry in Islam, Oxford: Oneworld, 2001, P:9
10. Waghmar, Burzine K, "Obituary: Professor Annmarie Schimmel, P:377-378

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1.Schimmel, Annemarie, Orient and Occident: My life in East and West, P:3
2.Ibid, P:17
3.Weidner, Stefan. "ON The Threshold of a new Epoch" Art and Thought Fikrun wa Fann, 42s(3rd) year 79.4(June 2004- November 2004), P:65
4.Schimmel, Annmarie, A Life of learning, P: 7-8
5.Schimmel, Annmarie, Mystical Dimensions of Islam, P:95
6.Schimmel, Annmarie, Gabriel's Wing: A Study into the religious ideas of Sir Muhammad Iqbal, P: 387
7.Schimmel, Annmarie, Aspects of Mevlan 1971, Ankara: Guven Matbaasi, 1971, P: 5
8.Schimmel, Annmarie, Islamic literature, Wiesbaden: O. Harrassowitz, 1947, P: 2-3
9.Schimmel, Annmarie, As Thought a Veil: Mystical Poetry in Islam, Oxford: Oneworld, 2001, P: 9
10.Waghmar, Burzine K, "Obituary: Professor Annmarie Schimmel, P:377-378